Marfat.com

سوانح حیات

حضرت
سید محمد شریف شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

مصنف
ملک محمد دلپذیر نعیم

Marfat.com

86750

نام کتاب : سوانح حیات

حضرت سید محمد شریف شاہ بخاری

مصنف : ملک محمد دلپزیر نعیم

کمپوزر : پروفیشنل پرنٹرز

طباعت : عرفان الفضل پرنٹرز

تعداد : 500

زیر نگرانی : ڈاکٹر ملک محمد یامین

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ عَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ

پیغام از سجادہ نشین

حافظا گر وصل خواہی صلح کن بہ ہر خاص و عام
با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام

ابتداء ہی سے ہمارے آباؤ اجداد کا یہ طریقہؑ کار رہا ہے اور اسی طرح ہمارے بزرگوں کے آستانہ، عالیہ پر بھی یہی عمل جاری رہا ہے۔ اس بات کی تفریق کیئے بغیر کہ آنے والا کون اور کس حیثیت کا حامل ہے۔ ہر ایک کی دل جوئی کرنا ہی مقصد رہا ہے۔ (الحمدُ اللہ) آج جو آستانہ عالیہ کے عقیدت مندوں کی خدمت گزاری کی ہمیں سعادت نصیب ہوئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کو احسن طریقے سے پورا کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے اور پیار و محبت کا یہ سلسلہ جاری رکھیں گے اور ہماری یہی صدا بلند رہے گی۔

ڈھانپے جو نفرتوں کے برہنہ وجود کو
ایسی ہی کوئی پیار کی چادر تلاش کر

خادم الفقراء

سید جج شاہ بخاری

Marfat.com

دیباچہ

ایک بزرگ ہستی کی بہ وساطت آستانہ عالیہ کے سجادہ نشین سید عمران حیدر المعروف سید جج شاہ صاحب سے نیاز حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ پہلی ہی ملاقات میں میں ان کی فروتنی وانکساری اور خلوص بے پایاں اور دلی ہمدردی و غمکساری سے بیحد متاثر ہوا۔ اس نوعمری میں موصوف جس لگن اور بے لوث جذبہ سے بندگان خدا کی خدمت کیلئے وقف ہو چکے ہیں اس بناء پر میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ہو نہ ہو یہ کسی کا فیضان نظر ہی ہو سکتا ہے۔

میرے استفسار پر موصوف نے اپنے قبلہ گاہی حضرت سید محمد شریف شاہ بخاریؒ کے مبارک حالات زندگی پر مبنی ایک مسودہ عطا فرمایا جسے ان کے عقیدت مند محمد دلپذیر نعیم صاحب احتراماً بوقت تہجد مرتب کیا کرتے تھے۔

آج اللہ کے ولی کامل کی کتاب زندگی کے مسودے پر نہ صرف نظر ثانی کی سعادت اس احقر کو نصیب ہو رہی ہے بلکہ اس ایمان افروز کتاب کا دیباچہ لکھتے ہوئے ایک گونہ طمانیت قلبی بھی محسوس کر رہا ہوں کہ کہاں عمر بھر دیار غیر میں رہنے کے بعد وطن واپس آنے والے مجھ ایسے فرومایہ اور راندۂ خلائق شخص کی نسبت اللہ کی اس برگزیدہ ہستی سے قائم ہو رہی ہے جو زندگی بھر لوگوں کے مرکز نگاہ رہے اور جن کا مزار اقدس بھی آج مرجع خلائق ہے کیوں نہ ہو؟

اللہ تعالیٰ اپنے مقرب بندوں کی تکریم خود کرتا ہے۔

Marfat.com

قرآن کریم کی زبان میں۔

اَلا اِن اولیاء اللہ لا خوف" علیھم ولا ھم یحزنون ○

ارشاد فرما کر انہیں اپنا دوست قرار دیتا ہے اور اپنے ان پیاروں کو سلوک، معرفت اور عرفان کی منازل طے کرانے کے بعد وہ نگاہ بصیرت عطا فرماتا ہے کہ یہ حضرات نہ صرف دکھی انسانیت کی خدمت کرتے ہیں بلکہ لوگوں کو اندرونی خلفشار اور روحانی کرب سے بھی نجات دلانے کا باعث بنتے ہیں۔ اللہ کے ان محبوب بندوں کی حقیقت پالینے کے بعد مولائے رومؒ اپنی مثنوی میں رقمطراز ہیں۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اس شعر کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ اللہ کے ولی کی صحبت میں گزرا ہوا ایک لمحہ سو سالہ بے رعا عبادت سے بہتر ہوتا ہے۔ علامہ محمد اقبالؒ صاحب کچھ اس انداز سے رطب اللسان ہیں۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

ولایت کا بحر عطا حضرت امیر المومنین شیر خدا مولا علی علیہ السلام ہیں اور جو در ولایت پر جھکا اس کو عطا ہوا۔ اس ضمن میں علامہ محمد اقبالؒ صاحب فرماتے ہیں۔

خدا دیتا ہے اس کو شکوہِ سلطانی
کہ اس کے فقر میں ہے حیدری و کراری

Marfat.com

ولایت کے فیض سے وہی سیراب ہوتا جو اپنے نفس امارہ کو مغلوب کر کے کبر و نخوت، بڑائی و غرور سے تائب ہو کر فروتنی وانکساری، انسان دوستی اور خدمت خلق کا وطیرہ اپنا لیتے ہیں یہی وہ ابتدائی درجہ ہے۔ سالکوں کا، اسی لئے علامہ محمد اقبالؒ صاحب فرماتے ہیں۔

مقام بندگی دیگر نہ لوں شان خداوندی

ایک جوگی (کبیر داس) اسی خیال کو ہندی زبان میں کچھ اس طرح سے ادا کرتے ہیں۔

کبیر ہم نیچ بہت سب کا کرت سلام
گر ہم ہوتے اونچ بہت کبھو نہ ملتا رام

احقر العباد
پروفیسر محمد اعظم عفی عنہ

Marfat.com

بڑا منظّم نظام اس کا جسے وہ خود ہی چلا رہا ہے
یہ اس کے منکر بھی مانتے ہیں انہیں بھی جلوے دکھا رہا ہے
اسی کے انوار کہکشاؤں میں چاند تاروں میں ضوفشاں ہیں
اسی کا ہی نور گلستان میں حسین غنچے کھلا رہا ہے

رَبّ کائنات کی اس وسیع و عریض بے کراں کائنات کا بنظر عمیق مطالعہ کرنے پر یہ حقیقت روز روشن کی طرح اذہان پر عیاں ہو جاتی ہے کہ اس کائنات کو چلانے کیلئے ایک انتہائی منظّم اور غیر معمولی قوی نظام اور اس کے پیچھے ایک قوت لایموت کارفرما ہے۔ جس کا کوئی ثانی اور ہمسر نہیں وہ قُل هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمۡ یَلِدۡ ○ وَلَمۡ یُولَد ○ کی ہمہ گیر صفات کا خالق و مالک ہے۔ انسان، جن، چرند، پرند، درخت، پہاڑ، دشت، صحرا، پھول، کلیاں، غنچے، ذرے الغرض اس کی ہر تخلیق اس کی تسبیح خواں حمد و ثناء کی پابند اور عظمتوں کی مظہر ہے۔ وہ ذروں سے لے کر قوس قزاح کے حسین رنگوں تک ہر چیز میں جھلک رہا ہے۔

منکروں، مرتدوں، نمرودوں، فرعونوں کے کافر قلوب نے بھی بالآخر یہ اقرار کیا کہ اس عظیم کائنات کے پیچھے ایک بہت بڑی قوت متحرک ہے جو لَاتَاخُذُہٗ سِنَةٌ وَّلَانَوم کی صفات سے مرصع اور اِنَّا اللّٰهِ عَلٰی کُلِّ شیئٍ قَدِیْر ہے۔

ملحدین، مرتدین، مشرکین جس طرح اپنے تخلیق کردہ نظام وضع کر کے نام نہاد رہبری کے فسوں میں مبتلا ہیں یہ سراسر فریب اور دھوکا ہے،

Marfat.com

ان خود ساختہ نظاموں کو چلانے والے صدر، وزرائے اعظم، ایم این اے، ایم پی اے، سیکرٹری یہ جانتے ہوئے بھی نہیں مانتے کہ ان کے باطل نظاموں کا انجام بالآخر رسوائی اور ذلت کے سوا کچھ نہیں۔

تاریخ عالم اس بات کی گواہ ہے کہ فرعون، سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے مدمقابل آیا تو عبرتناک انجام سے دوچار ہوا۔

یزیدیت، حسینیت کے مقابل آگئی تو زندہ رہ کر بھی کتے کی موت مر گئی اور حسینیت لازوال قربانی دے کر حیات جاوداں حاصل کر گئی۔

کوئی تسلیم نہیں کرتا تو نہ کرے۔ میرا ایمان کامل ہے کہ ہر باطل نظام حقیقی نظام کے مقابل عارضی اور بے وقعت ہے۔ اللہ کی سرزمین کے سینے پر پھیلے ہوئے اس کے حقیقی نظام کے علمبردار اور چلانے والے مختلف رنگ و روپ میں ہر لمحہ اپنے فرائض کے پابند اور یہی وہ اطاعت گزار بندے ہیں جن کی زندگی کا ہر عمل مخلوق خدا کیلئے باعث سکون، راحت قلب و جان ہے۔ وہ عالم فنا میں ہیں یا عالم بقاء میں ہوں ان کے آستانے مرجع خلائق اور زندہ انسانیت کیلئے تسکین کا موجب ہیں۔ حضرت گنج بخش علی ہجویریؒ، خواجہ معین الدینؒ چشتی، حضرت سلطان باہوؒ، حضرت بہاؤالدین زکریاؒ، حضرت فریدالدین مسعود گنج شکرؒ، حضرت نوشو پاکؒ، حضرت شاہ شمس تبریزؒ، سخی شہباز قلندرؒ اور روئے زمین پر پھیلے ان گنت اللہ کے اس نظام کے وہ مضبوط ستون ہیں۔ جن کیلئے زبانیں اور قلوب نہ چاہنے کے باوجود بھی اقرار کرنے پر مجبور ہیں۔ دلوں پر حکمرانی

Marfat.com

کرنے والے یہی وہ لوگ ہیں جو مربوط نظام ربوبیت کے صدر، وزیراعظم، ایم این اے، ایم پی اے اور سیکرٹری ہیں۔ جو اللہ رب العالمین کی اس بے کراں کائنات کے حقیقی حکمران، راہبر، انسانیت، سرکار دو عالم امام کائنات فخر آدم و بنی آدم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی روح پرور اور عظیم قیادت میں آج بھی اپنی ڈیوٹیوں پر ہر لمحہ چوکس اور مستعد ہیں۔

مجذوبین، غوث، قطب، ولی اور صالحین کی ایک بہت بڑی جماعت آج بھی اس نظام ہستی کو چلا رہی ہے۔ کائنات کی اس بے کراں ریاست کے اصل حکمران اور اس کی خدائی کے یہی وہ پاسبان ہیں۔

جن کے متعلق قرآن حکیم میں ارشاد ہے کہ الا ان اولیاء اللّٰہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔

روئے ہستی کے نام نہاد خود ساختہ حکمرانو!

یہ کان کھول کر سن لو انسانیت پر مسلط تمہارے باطل اور خود ساختہ نظام، نام نہاد اور عارضی ہیں۔ یہ اللہ کے قوی اور لایموت نظام کے مقابل رائی کی حیثیت بھی نہیں رکھتے۔ اللہ کی ولایت کے یہ حاکم یہاں رہ کر اور وہاں جا کر بھی حیات جاوداں کے مالک ہیں۔ انہی عظیم ہستیوں کے بارے میں کسی شاعر کا یہ خوبصورت شعر

موت کے پردے سے کم ہوتی نہیں تابندگی
اس طرف بھی زندگی ہے اس طرف بھی زندگی

Marfat.com

جس عظیم شخصیت اور طاہر وطیب ہستی کا ذکر مقصود ہے۔ وہ بھی رَبّ العالمین کے ان منتخب بندوں میں رفعتوں کے مکیں ہیں۔

آپؒ نے بھی اپنی حیات طیبہ میں اللہ کی دی ہوئی لازوال طاقت اور اس کے عنایت کردہ کمالات و کرامات سے مخلوق خدا کے دلوں پر راج کیا۔ دلوں کے اس حکمران عظیم سید کی ذات عالی صفات کے پاس جو بھی شخص برائے حصول قلبی سکون اور طمانیت حاضر ہوا۔ اللہ کے اس ولی نے اللہ کے دیئے ہوئے انعامات سے اس کا دامن گوہر مراد سے بھر کر بھیجا۔

کوئی العطش پکارتا آیا تو سیراب ہو کر گیا۔ مرجھائے ہوئے افسردہ، پس مردہ چہروں کو مسرتوں کی نوید ملی۔ روتی ہوئی آنکھیں خوشی کی چمک سے جگمگا اٹھیں، روحوں کی بیقراری اور اضطراب کو سکون کی دولت میسر آئی۔ نفرتوں کو چاہتوں اور محبتوں کے پیام ملے۔ پستیوں کو عروج نصیب ہوا۔ سادات گھرانے کے اس شاہ کے در پر جو بھی خالی جھولی لے کر پہنچا اللہ کے ولی نے اسے رَبّ کائنات کے خزانوں سے عطا کردہ دولت سے مالامال کر دیا۔

میری مراد آل نبیؐ اولاد علیؑ گھرانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے شیدائی، دربار پنجتن پاک علیہ السلام سے فیض یافتہ، امام الانبیاء کے غلام، عاشق سیدنا حضرت علی المرتضیٰؑ، امام حسنؑ، امام حسینؑ کے طاہر وطیب گھرانے کے رنگے ہوئے شاہؒ پیر طریقت، فقیر صابری، پیر

Marfat.com

شریفِ جہاں، حضرت سید محمد شریف شاہ بخاری چشتی صابریؒ کی ذات بابرکات بے ہے۔ جنہیں ربّ کائنات نے اپنے خزانوں سے دل کھول کر عطا کیا اور سیدؒ نے مخلوق خدا میں اپنی حیات جاوداں میں دل کھول کر تقسیم کیا۔

پیر طریقت حضرت سید محمد شریف شاہ بخاریؒ حق گو، حق پرست، باعمل صوفی بزرگ شخصیت ہیں۔

علم تصوف میں کامل عبور رکھنے والی شب زندہ دار شخصیت، حسن و جمال کا یہ عالم کہ آپ کے چہرہ انور پر نگاہیں نہیں ٹھہرتی تھیں۔ روئی کے گالوں سے زیادہ نرم، سرخ و سپید رنگت، سید کا ظاہری حسن میرے جیسوں کیلئے اور باطنی حسن کامل نظروں کیلئے عدیم المثال تھا۔ عصمت و طہارت کاملہ کا نور پیشانی اقدس پر عود کر آیا ہوا تھا۔ ہمہ وقت ذکر الٰہی میں مصروف زہد و تقویٰ کا مکمل مجسمہ۔

اعلیٰ اخلاق انتہائی ٹھہرے ہوئے لہجے میں پاکیزہ نرم و میٹھی گفتگو پھولوں سے خوبصورت بہاروں سے پیاری باغ و بہار سیدؒ کی شخصیت سید الکونینؐ کی سیرت کاملہ کی عکاس تھی۔

آپؒ کے پرنور چہرہ اقدس پر نگاہیں پڑتے ہی روح سیراب ہو جاتی۔ یوں محسوس ہوتا جیسے سید کے دیدار نے روضۂ رسولؐ پر جا کھڑا کیا ہو۔ بے ساختہ زبان پر ثنائے رسول اللہ و آل رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جاری کرنے والی طاہر وطیب شخصیت کے سیرت و حسن کردار کے

Marfat.com

کون سے پہلو کو چھیڑا اور چھوڑا جائے۔

دین و دنیاوی معاملات میں سیرت رسول ؐ کو پیش نظر رکھ کر معاملات نپٹاتے۔ نزاعی معاملات میں بہتری اور صلح جوئی کا پہلو ہمیشہ پیش نظر رکھتے۔ احسن دلیل کے ساتھ معاملہ پیش کرنے والوں کو ایسے مطمئن فرماتے کہ کسی کو گلہ یا شکوہ کرنے کی حاجت نہ رہتی۔ آپؒ کے والدِ گرامی حضرت سید جلال علی شاہ بخاریؒ کامل ولی جن کا روضۂ مبارک بمقام پچاہدے مرجع خلائق خاص وعام ہے۔ سیرت سیدہ النساء حضرت فاطمہ الزاہرا سلام اللہ علیہ کا عکس جمیل آپ کی عظیم طاہر وطیب والدہ ماجدہ تہجد گزار اور پاک سرشت خاتون جن کے دودھ مبارک کا یہ اثر کہ آپ کی اولاد متقی اور عبادت گزار تھی۔ آپؒ حسینی خاندان سادات عالیہ کے کامل بزرگ اور آپ کا سلسلہ نسب باون واسطوں سے سیدنا حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے ہوتا ہوا شاہ مرداں شیر یزداں حضرت سیدنا امام علی کرم اللہ وجہہ سے جاملتا ہے۔

جس طرف اٹھ گئیں دم میں دم آ گیا

کی نگاہ ناز رکھنے والی ان عظیم ہستیوں کی سوانح حیات مرتب کرنے کا جو شرف مجھے نصیب ہو رہا ہے اس کیلئے میں بارگاہ الٰہی میں سجدہ ریز ہوں۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

Marfat.com

ولادت باسعادت:

حضرت سید محمد شریف شاہ بخاریؒ بروز پیر 14 شعبان المعظم 1324 ہجری مبارک کو بمقام پچاہدے[1] میں حضرت قبلہ عالم پیر سید جلال علی شاہ بخاریؒ کے گھر ظہور پذیر ہوئے۔ آپ کی آمد پاک سے پچاہدے کی فضائیں معطر و مشکبار ہو گئیں۔ عطر بیز فضاؤں نے آپ کی آمد کا پیغام دیا۔

سید الکونین حضرت محمد مصطفیؐ کی طرح دنیا میں آمد سے قبل ہی یتیمی کا تاج آپ بھی پہن کر دنیا میں تشریف لائے۔ سرکار دو عالمؐ کے ساتھ یہ نسبت بھی آپ کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔

بچپن:

سید کا بچپن طاہر و طیب بہت پیارا عام بچوں سے مختلف انفرادی اہمیت کا حامل اپنا جواب آپ ہی تھا۔ ہونہار اور فرمانبردار سید زادے نے زندگی کی منازل جوں جوں طے کیں آپ کی عادات و خصائل اور بھی نکھرتی چلی گئیں۔ آپ کا قابل رشک بچپن کا زمانہ بھی قوس قزح کے رنگوں سے مزین تھا۔

[1] پچاہدے۔ چک دھیڑو کے کچھ دور مشرق کی جانب ہندوستان میں واقع ہے۔

Marfat.com

اکتساب فیض:

آپ کی ابتدائی تعلیم و تربیت، ابتدائی یونیورسٹی آغوش مادر میں ہوئی، اس کے بعد آپ اپنے مرشد پاک حضرت قبلہ سید سردار علی شاہ بخاری چشتی صابریؒ کے پاس مہتہ شریف فیصل آباد چلے گئے انہی کی خدمت عالیہ میں رہ کر منازل سلوک طے کیں۔ اپنے عالی مقام مرشد پاک کے خادم خاص بن کر "ہر کہ خدمت کرو او مخدوم شد" کا لبادہ اوڑھے دین و دنیاوی تعلیم و تربیت اور روحانیت کا وہ فیض حاصل کیا جس نے ایک عالم کو سیراب کیا، کر رہا ہے اور تا ابد کرتا رہے گا۔ آپ سرکار نے اپنی بے لوث اور سچی ارادت قلبی سے اپنے مرشد کامل کا دل جیت لیا اور پھر ربّ کائنات کے یہ عظیم بندے جب خوش ہوتے ہیں پھر۔ ؎

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

جیسے عظیم اور بے مثل القابات اور اعزازات سے نواز دیتے ہیں۔ آپ نے یہی اپنے مرشد کامل سے "پیر شریف جہاں" کا تمغہ نشان حیدر حاصل کیا یہ وہ اعزاز، یہ وہ خطاب ہے جو دنیاوی شاہوں کے در سے نہیں بلکہ شاہان ولایت کے عطا کردہ ہوتے ہیں، جن کی لگی ہوئی مہریں مہر نبوت کے سلسلے سے منسلک ہوتی ہیں اور وہاں جاری یہ سمندر رہتی دنیا تک مخلوق خدا کو سیراب کرتے رہتے ہیں۔

Marfat.com

زہد و تقویٰ:

ولایت کے یہ منصب ربّ کائنات کی طرف سے عطا کردہ وہ انعامات ہیں جو جن کے حصے میں آتے ہیں ان کا دنیاوی زندگی میں ظہور پذیر ہوتے ہی چلنا پھرنا، اٹھنا بیٹھنا، گفتگو کرنا الغرض ان کا ہر فعل عام لوگوں سے مختلف اور انفرادی اہمیت کا حامل ہوا کرتا ہے۔ ان کو قدرت کاملہ ایک مزاج عطا فرمادیتی ہے، جس کا ایک اپنا انداز ہوتا ہے لیکن ان انعامات کو میرے جیسے کم نگاہوں کی نظر نہیں دیکھ سکتیں۔ ان کو دیکھنے کیلئے بصارت نہیں بصیرت درکار ہوا کرتی ہے۔ سید شریف شاہؒ بھی ایام طفولیت سے ہی اپنے اطوار و انداز کے حوالے سے عام بچوں سے مختلف تھے۔ رسالت مآبؐ اور رب کائنات کے دربار عالی سے ولایت کے منصب کیلئے سند یافتہ سید کی طبیعت ابتداء ہی سے اس طرف مائل تھی۔ آپ کے چہرہ انور پر ابھی ریش مبارک نمودار نہیں ہوئی تھی کہ آپ نے اپنے نفس کو تزکیہ کیلئے چلہ کشیوں میں ڈال لیا۔ سرکش نفس امارہ کی موت ہی ولایت کی پہلی سیڑھی ہے۔ جس پر قدم رکھ کر مسلسل چلنے والے وہ اعزاز حاصل کر جاتے ہیں۔ جو پیر شریف جہانؒ کو حاصل ہے۔ آپ صابری لباس میں ملبوس رہ کر اپنے مرشد پاک کے فیضان نظر سے اپنا دامن بھرتے رہے۔ اوائل عمری ہی میں آپ کو آپ کے مرشد نے ان انعامات سے نواز دیا جن کو حاصل کرنے کیلئے سالوں سال کسی کا رہنا پڑتا ہے۔ مگر کتنے عظیم ہیں۔ وہ شہزادے جن کے دامن جن کی جھولیاں

Marfat.com

قبل از وقت گوہر مراد سے بھر دی جاتی ہیں۔ لیکن اس کیلئے میں میں نہیں بلکہ تو ہی تو کا ورد کرنا پڑتا ہے۔ خودی کو آفاق میں گم کر کے یہ مقام حاصل ہوا کرتے ہیں اور توحید کی مے ساغر سے نہیں نظروں سے پلائی جاتی ہے۔ جب اللہ کے یہ بندے وجد میں آتے ہیں۔ تو سیر اب کر جاتے ہیں۔ ان کی نگاہیں اتنی پر تاثیر ہوا کرتی ہیں۔ کہ جب وہ ایکس ریز ڈالتے ہیں۔ تو انگ انگ اور نس نس سے الا اللہ کا ورد جاری ہو جاتا ہے۔ دم دم علیؑ علیؑ سے قلوب کو مست کر دیا جاتا ہے۔ آپ کو چلہ کشی کے عمل کا باعمل عامل بنا کر فاقہ قناعت اور ریاضت کے درویشانہ اسلوب سکھائے گئے اور یوں نفس مطمئنہ کا حامل بنا دیا گیا۔

حضرت اقبالؒ کا یہ شعر۔

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
کہ سکھلائے کس نے اسماعیلؑ کو آداب فرزندی

عظیم طاہر و طیب سیرت فاطمۃ الزاہرا سلام اللہ علیہا کے کردار کی آغوش اور مرشد کامل کی نگاہ خاص نے آپ کی چیزی رنگ دی اور قطب زماں حضرت سید جلال علی شاہ بخاریؒ کی دستار سجادہ نشینی آپ کو عطا فرمائی۔ یہ آپ کی مجرد زندگی تھی۔

Marfat.com

مرشد سے رخصت:

اپنے کامل مرشد کے دربار عالیہ سے پورے اعزازات کے ساتھ سید کی واپسی اس حکم کے ساتھ ہوئی کہ آپ جا کر اپنے والد گرامی کے دربار عالیہ سے ہی رشد وہدایت کا سلسلہ شروع فرمادیں۔ یوں مرشد عالی مقام نے اپنے دست مبارک سے آپ کو خرقہ خلافت اور دستار فضیلت پہنا کر اس کی اجازت دے دی اور پھر یہیں سے اس ماہ منور کی پر نور کرنوں سے اندھیروں میں روشنی پھیلنے لگی اور یہ چراغ ایسے جلا دیئے گے جو آج بھی پوری آب و تاب کے ساتھ جل رہے ہیں اور رہتی دنیا تک جلتے رہیں گے۔

آپ کے والد گرامی کا عرس مبارک:

اس کے بعد آپ ہی کی زیر سرپرستی ہر سال بھادوں کی دس گیارہ، بارہ، کو آپ کے والد گرامی حضرت سیدنا جلال علی شاہ بخاریؒ کا عرس مبارک بڑی دھوم دھام سے منایا جانے لگا۔

اس موقع پر آپ کے مرشد پاک علماء کرام اور دیگر مشائخ عظام اور فقراء کی کثیر جماعت کے ساتھ شرکت فرمایا کرتے اور بارگاہ سید المرسلین امام کائنات فخر آدم و بنی آدم حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حضور درود و سلام کے پھولوں کی ڈالیاں نذر دربار رسالت کی جاتیں۔ سماع کی عظیم الشان محافل سجتیں کہ فضائیں بھی مسحور ہو کر

Marfat.com

وجد میں آجاتیں پنڈال بھرے ہوتے ذکر پاک اور بارگاہ سید الکونین میں بھیجے جانے والے درود و سلام کی گونج سے پر کیف قلوب یوں جھوم اٹھتے کہ پچاہدے کا سکھ جاگیر دار سردار ٹھاکر سنگھ محمد علی جٹ اور ہندو موتی لعل شیخ عبدالرحیم بنادیئے گئے۔ کفر کے قفل یوں ٹوٹے کہ لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ محمد الرَّسول اللہ کے انوار نے ان تاریکیوں کو روشنیوں سے بھر دیا۔ حمیدہ بیگم ساکن بھمبے عامر روڈ بند لاہور موتی لعل کی صاحبزادی ہیں اور یہی دونوں رنگے ہوئے ایک عقیدت مند کے طور پر پنڈال کے منتظم اعلیٰ رہے۔

آپ کے والد گرامی کے دربار عالیہ پر سلامی کیلئے ہر مذہب اور رنگ و نسل کے لوگ شریک ہوتے اور درود و سلام کی بابرکت محفلوں میں شرکت کر کے اپنے قلوب کے اندھیروں کو روشنی سے بھر کر جاتے۔

اسلام کے عالمگیر دین کا سب سے بڑا اور پہلا سبق یہی ہے کہ اس میں کسی کالے کو گورے اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں اور تقویٰ ہی قرب خداوندی اور قرب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسوٹی ہے اور اللہ ربّ العزت کے ان بندوں کے درباروں کو دیکھ لیجئے اور ان کی زندگیوں پر نظر ڈالنے سے یہ عمل سامنے آجاتا ہے کہ وہاں بلا تفریق اور بلا جھجک ہر رنگ و نسل اور مذاہب کے لوگ اپنی تشنگی کو سیراب کرنے کیلئے گئے اور جاتے رہیں گے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیوانوں اور عاشقوں کے درباروں میں کسی بڑے کو اور

Marfat.com

کسی چھوٹے کو وہی مقام حاصل ہے جو اسلامی تعلیمات کا پہلا سبق ہے۔

شاہ صاحبؒ کے دربار عالیہ میں مسلم اور غیر مسلم نوجوان، بزرگ ہر مذہب و نسل کے لوگ بلا تفریق حاضری دیتے اور عقیدت مند زائرین اپنی اپنی عقیدتیں نچھاور کرتے اور لنگر بھی بلا تفریق تقسیم کیا جاتا۔

بچی زندہ تھی:

آپ کے والد گرامی حضرت سید جلال علی شاہ بخاریؒ اپنے گاؤں پچاہدے سے باہر گئے ہوئے تھے۔ شام واپسی ہوئی تو گاؤں کے لوگ ایک کمسن بچی کو قبرستان لائے۔ شاہ صاحب کو دیکھا تو کہنے لگے ٹھہرو دفن کر لیتے ہیں۔ شاہ صاحب آرہے ہیں وہ بھی بچی کا منہ دیکھ لیں۔ شاہ صاحب نے بچی کو دیکھتے ہی حکم دیا کہ آپ اس بچی کو واپس گھر لے آئیں۔ یہ زندہ ہے۔ لوگوں نے کہا شاہ صاحب جنازہ ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ بچی زندہ ہے اسے سکتہ ہے۔ آپ نے روحانی نظر اور طب نبویؐ سے علاج فرمایا تو چند منٹوں کے بعد بچی نے حرکت شروع کر دی اور دو اڑھائی گھنٹے بعد ٹھیک ٹھاک ہو گئی۔ بعد میں اس کی شادی کمہار پورہ لاہور میں ہوئی۔ جس کی نسل آج بھی وہاں موجود ہے۔

آپ نہج البلاغہ - کلام سید پیر وارث شاہؒ اور کلام حضرت یوسفؑ کا بیحد شوق رکھتے تھے۔

Marfat.com

حضرت سید احمد علی شاہ صاحبؒ سے ملاقات:

آپ اپنے والد گرامی کے دربار عالیہ پر مریدین اور عقیدت مندوں کو درس قرآن مجید دیتے جن میں بچے، جوان، بوڑھے، فیض قرآن حکیم سے سیراب ہوتے۔ ایک دن آپ تعلیم و تدریس میں مشغول تھے کہ آپ کے پاس مجذوبی حالت میں اپنے وقت کے بہت بڑے عالم دین بزرگ تشریف لائے، جن کی داڑھی مونچھیں منڈھی ہوئی تھیں باآواز بلند انہوں نے "یا علی" کہا۔ آپ نے اٹھ کر ان کا استقبال کیا وہ بہت خوش ہوئے اور آپ سے بے حد متاثر ہوئے یہ اللہ کے ایک کامل ولی بابا سید احمد علی شاہؒ کی ہستی تھی۔ جنہوں نے فرمایا اے سید زادے نوجوان! اس جوانی کے عالم میں جس طرح تم میں یہ عاجزی اور خدمت خلق کا جذبہ موجزن ہے ربّ کائنات تمہیں بطفیل پنجتن پاک علیہ السلام کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ ان کی پر تاثیر آواز اور نگاہوں کا روح کی پہنائیوں میں اترا۔ اس کے بعد یہ تعلق یوں استوار ہوا کہ آپ سرکار کے درمیان آمد و رفت کا باقاعدہ سلسلہ جاری رہا۔ آپ گاؤں پچاہدے کے کچھ دور بمقام "رینی کے" فقراء ساتھیوں سمیت اپنے ڈیرہ پر مقیم تھے۔

ایک مرتبہ سید احمد علی شاہؒ پچاہدے میں ایک عقیدت مند کے گھر قیام فرما تھے۔ لوگوں کا ہجوم تھا۔ سید احمد علی شاہؒ بولے جو مجھے صبح کا ناشتہ کھلائے گا اللہ تعالیٰ اس کی خیر کریگا۔ عالم مجذوبیت کو ہر آنکھ نہیں دیکھ

Marfat.com

سکتی یہ وہی لوگ ہیں جن کے متعلق کہا گیا ہے کہ

یدِ بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

حضرت سید محمد شریف شاہ بخاریؒ نے اپنی والدہ سے اس بات کا ذکر کیا تو سیدہ طاہرہ نے دو پراٹھے دہی شکر دے کر مجذوب ہستی کی خدمت میں بھجوا دیئے۔ آپ جب وہاں پہنچے تو جہاں سید احمد علی شاہ صاحبؒ قیام فرماتے وہ گھر والے بے خبر سو رہے تھے لیکن آپ مجذوب کے پاس حاضر خدمت تھے۔ یہ آواز تو۔

چاند نکلا عید کا بن گیا بہانہ تیری دید کا

کی عکاس تھی جسے جس نے سننا تھا اسی کیلئے فضاؤں میں گونجی تھی۔ ورنہ ایک مجذوب اور نفس کش کو ناشتے کی کیا طلب بھرے ہوئے تو خود کو انڈیلنے کیلئے پکارتے رہتے ہیں۔

آؤ اور لے جاؤ مگر میرے جیسے کم مایہ اور کوتاہ بینوں کو کیا خبر کہ کون کیا تقسیم کر رہا ہے اور اس تقسیم کے پس پردہ کیا کیا جلوؤں کی بارشیں برس رہی ہیں۔

ان انعامات کی رم جھم میں وہی سیراب ہوتے ہیں جو اہل نظر ایک عظمتوں کے امین ہوتے ہیں۔

چنانچہ اس مجذوب ہستی نے آپ کے اس عمل سے خوش ہو کر آپ کو دعا دی کہ اے ربّ کائنات صدقہ محمد عربیؐ اس بچے کو کامیابی عطا فرما۔ اسے اپنے ایمان سے سلامتی بخشش فرما اور دو پیسے بھی عطا فرمائے۔

Marfat.com

فرمایا کہ دریا پار کر لینا۔ آپ نے وہ دو پیسے اپنی والدہ ماجدہ کو دیئے انہوں نے سنبھال لئے کہ یہ عطا تھی خدا جانے یہ دامن کیسا تھا یہ عطا کیا تھی۔

اے راز اے خاص محبتاں دا جیڑا نئیں سی کسے دی سمجھ وچ آن والا
کی ملیا سی کی لے گیا سی جانے جان والا یا لے جان والا

اللہ تعالیٰ کے بندے جب اللہ کی رضا حاصل کر لیتے ہیں تو پھر ان کی زبان ان کے ہاتھ اور ان کا اٹھنا، بیٹھنا، گفتگو کرنا، کسی سے ملنا ہر قول و فعل و عمل رضائے الٰہی کے تابع ہوتا ہے۔ یہاں سے ہی فَاذْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ کی وہ حقیقی منزل شروع ہوتی ہے جو انسان کو زندہ و جاوید کر دیتی ہے۔ وہ رَبّ کائنات کے ذکر کو حاصل کر لیتا ہے اس کی رضا سے مل جاتی ہے تو رب ذوالجلال نہ صرف خود اس کا ذکر کرتے ہیں بلکہ ہستی کی ہر زبان پر اس کا ذکر جاری ہو جاتا ہے وہ جسے بھی دیکھتے سیراب کر دیتے ہیں جسے جو چاہتے ہیں عطا کر دیتے ہیں ان کے ہاتھ ید اللہ ان کی زبانیں رب کی زبانیں الغرض یہ وہ رموز ہیں جنہیں ہر کوئی میرے جیسا سمجھ نہیں سکتا۔ عام عقل اور فہم سے بالاتر ہوتے ہیں۔ میرے جیسے دنیاداروں کی دنیا ان کو سمجھ نہیں سکتی وہ جو اپنے اندر کی غلاظت کو نہیں دیکھ سکتے ان کو ان اسرار و رموز کی کیا خبر اس عطاو جزا کا کیا پتہ۔

یہ نظر نظر کے چراغ ہیں کہیں جل گئے کہیں بجھ گئے

آپ اپنی دنیاوی زندگی میں جب اپنا سب کچھ کسی پر نچھاور کرتے

Marfat.com

ہیں تو وہ آپ کا اگر ہو سکتا ہے تو پھر اپنا سب کچھ ربّ کائنات پر نچھاور کرنے والی یہ ہستیاں اپنے رب کی کیوں نہیں ہو سکتیں جو جس کا بن جاتا ہے اس کے سارے انعامات اسی کیلئے ہوتے ہیں۔ بندہ ہو کر وہ اپنی ساری کائنات دے سکتا ہے تو کائنات کے خالق کی تو عطا ہی بے پایاں ہے اس کے بھرے ہوئے دامن تا ابد عطا بلکہ عطائے جاودانہ بن جاتے ہیں۔ اللہ کے بندے کے ہر عمل میں ان کی زبان اور ہاتھوں میں اللہ کی قوت کار فرما ہوتی ہے۔

جس سے جب چاہیں کسی کو نواز دیتے ہیں ان کا وجود سر تاپا محبت ہی محبت بن جاتا ہے۔ ان کا منشور قرب الٰہی کے حصول کیلئے جاری کر دیا جاتا ہے جنہیں من کی دنیا مل جاتی ہے انہیں تن کی دنیا کا وجود اس کے مقابل ہیچ نظر آتا ہے۔

من کی دولت ہاتھ آتی ہے پھر جاتی نہیں
تن کی دولت چھاؤں ہے آتا ہے دھن جاتا ہے دھن
من کی دنیا میں نہ پایا میں نے افرنگی کا راج
من کی دنیا میں نہ دیکھے میں نے شیخ و برہمن

شاہ کو شہنشاہ کی عطا کے پیچھے وہ راز پنہاں تھا وہ رضا تھی۔ جس کی خبر آپ کی عظیم والدہ محترمہ سیدہ طاہرہ طیبہ کو ہو چکی تھی۔ اسی لئے وہ بمقام پچاہدے سے منتقل ہو کر دریائے راوی کے اس پار چک دھید و معہ بچوں کے تشریف لے آئیں اور وہیں پر مکمل سکونت اختیار کر لی۔

Marfat.com

یہاں پر یہ امر قابل ذکر ہے کہ آپ کی مادر گرامی کو اس علاقے سے ایک گونہ نسبت اور بھی تھی وہ یہ کہ شاہ صاحبؒ کے ننھال چک دھیدو کے ہمسایہ گاؤں کھوکھر میں مقیم تھے۔

اس کے چودہ سال بعد تقسیم ہند کا عمل مکمل ہوا مگر فقیر مجذوب سید احمد علی شاہؒ کی دو پیسہ ملاہی نے اتنا عرصہ پہلے ہی باعزت ہجرت کرادی۔ اس لئے کہ ان کی نظریں تو باخبر نظریں ہوتی ہیں فقیر و مجذوب کی نگاہ میں یہ دنیا ٹیلی ویژن کی سکرین کی طرح ہو جاتی ہے۔ جس پر وہ ہر چیز ہر واقعہ کو بچشم خویش دیکھ رہے ہوتے ہیں مگر انتہائی رازداری اور خاموشی کے ساتھ اور جب یہ خاموشی ٹوٹتی ہے تو پھر اسرار و رموز عیاں ہو جاتے ہیں۔ شاہ صاحبؒ نے چک[1] دھیدوا اپنے آستانہ پاک پر ایک کھوئی بنوائی جہاں سے آپ کا فیض آب حیات کی صورت گھروں میں منتقل ہونا شروع ہو گیا۔ دراصل اپنی مخلوق کو اپنے بندے کے دربار سے منسلک کرنے کا یہ عمل تھا ورنہ آب حیات تو کہیں سے بھی میسر ہو سکتا ہے۔ اس پانی کو وہ تاثیر دی گئی کہ یہ بھی طہارت قلوب و اجسام کا باعث بن گیا۔ محافل درود و سلام آپ کے آستانہ عالیہ سے فیض ربانی کی صورت میں جاری و ساری کر دی گئیں۔ اس چشمہ فیض کو اتنی وسعت ملی کہ آنے والے دامن مراد گوہر مراد سے بھر کر پلٹنے لگے انسان دوستی، محبت، وفا، ایثار کے تابندہ چراغوں کا نور اندھیروں کے وجود میں اتر کر

[1] چک دھیدو تحصیل فیروزوالا ضلع شیخوپورہ - نارنگ منڈی کے نزدیک واقع ہے۔

~~69250~~ 86750

Marfat.com

روشنیاں پھیلانے لگا۔

آپؒ کی طبیعت کاملہ میں خوش مزاجی اور مزاح کی مہک موجود تھی۔ بلا کے حاضر جواب بات کرتے تو لوگ سید کی حاضر جوابی اور خوبصورت گفتگو سے محفوظ ہونے کے ساتھ ساتھ فیض بھی حاصل کرتے۔ حاضر جوابی آپ کی طبع کلامی کا خاص وصف تھا۔ دست شفاء نہایت کشادہ جسمانی روحانی علاج کے معالج نگاہیں جسے دیکھتیں اندر کے زخم بھر جاتے۔

آپؒ مجرب خاندانی نسخوں کے حاذق طبیب بھی تھے۔ ملک کے ہر حصے سے ہر طبقہ فکر کے لوگ بارگاہ سید میں آتے اور روحانی جسمانی علاج سے فیضیاب ہو کر پلٹتے۔ دعا اور دوا کا یہ عمل مخلوق خدا کو شفا بانٹنے کا ایسا عمل تھا جس سے اللہ اپنے بندے کے قرب سے اپنی مخلوق کو فیضیاب فرما رہا تھا۔

آپؒ کو علم الحروف میں بھی دخل تھا۔ آپؒ مستجاب الدعوات اور صاحب کرامت ولی کامل تھے۔ آپ کے دربار گہربار سے بیشمار دامن موتیوں سے بھرتے رہے اور آج تک بلکہ تا ابد بھرتے رہیں گے۔ کیونکہ

موت کے پردے سے کم ہوتی نہیں تابندگی

اس طرف بھی زندگی ہے اس طرف بھی زندگی

بالخصوص اولاد نرینہ کیلئے جو بھی آستانہ سید پر آیا سید کی دعا نے اپنی نگاہ طیبہ سے نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں کا فیض دل کھول

Marfat.com

کر تقسیم فرمایا جس کسی ویران صحن میں گلشن کھلتے وہ کشاں کشاں سیّد کا مرید ہوتا گیا۔

یہ خوشبو جس صحن میں اتری گھروں کے گھر مہکنے لگے، افسردہ چہکنے لگے۔ جس کسی کی کہیں نہ بن آئی اس کا بھی دامن بھر دیا گیا۔ ٹوٹے دلوں کی ڈھارس بندھتی غمزدوں کو تسکین ملتی رہی۔ وَرَفَعنالَكَ ذِكرَك کا عمل تیز ہوتا چلا گیا۔ بارہا ایسا بھی ہوا کہ گنہگار مجرم جب اشک ندامت لے کر آئے تو اس عدالت عالیہ سے انہیں رہائی کا پروانہ جاری کر دیا گیا جس پر بعد میں دنیا کی عدالتوں سے تصدیق کی مہریں لگیں۔

آپؒ کا یہ حکم تھا جب بھی جس وقت کوئی مجھے ملنے آئے تو اسے ضرور ملوایا جائے۔ یہی خاصہ ہے جو اللہ کے بندوں کی شناخت عالیہ ہوا کرتا ہے کہ اللہ کا دربار جب ہر لمحہ ہر وقت کھلا ہے تو پھر اس کے بندوں کے در کیوں نہ کھلے رہیں۔

تند خوئی اور خشت روئی سے نہ خود پیش آتے بلکہ یہ شعر سنا کر درس انسانیت عطا فرماتے کہ

انسان کے کسی روپ کی تحقیر نہ کرنا
پھرتا ہے زمانے میں خدا بھیس بدل کر

مہمانوں کی خدمت اپنے دست مبارک سے فرماتے۔ کھانا کھلائے بغیر نہ جانے دیتے فرمایا کرتے لوگو پنجتن پاک علیہ السلام کا گھرانہ مقصود کائنات ہے اور گلشن حیات کی ساری بہاریں آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ

Marfat.com

وسلم کے دم قدم سے ہیں۔

اپنے اسلاف کے ورثے کے امین کو محمدؐ و آل محمدؐ کی محبت ورثے میں ملی۔ آپ جب بھی ذکر آل رسولؐ فرماتے تو فرط جذبات سے آنکھیں مبارک بھیگ جایا کرتیں۔ آپؒ کی زبان پر یہ مصرعے اکثر جاری رہتے۔

ویراں ناں بھیناں پیارے نے کما ندیاں
سکیاں وی ہون پاویں بچے نہیں کہا ندیاں
قائم کیتی علیؑ جائی وکھری مثال اے
راضی رضا تے رہنا بڑی ای محال اے
چکیا اے بھار بھارا فاطمہؑ دے لعل اے

....

عظمت آل نبیؐ بھول نہ جانا لوگو
دیکھنا واعظ کی باتوں میں نہ آنا لوگو

....

اے غیرت مریمؑ تیرا بازار میں جانا
نہ بھول سکے گا تا حشر زمانہ

....

صدقے مدینے دیا سیدا لاثانیاں
اساں مسکیناں اتے کرو مہربانیاں
گل کہی اے گل ویکھو کوفاں تے شام دی
کھٹے اسلام والے خاطر اسلام دی
ہاشمی شہزادیاں‌ؑ نے واریاں جوانیاں

Marfat.com

• آپؒ کا فرمان عالی شان ہے کہ آل رسولؐ کے غم میں ایک آنسو بھی باعث نجات ہے۔ آپؒ مناقب و فضائل آل نبیؐ سے خوش و خرم ہوتے۔ خندہ پیشانی سے اظہار مسرت کا بخوبی اندازہ ہوتا۔

آپؒ بروز عاشورہ محرم الحرام بیاد شہزادگاں گلگوں نواسہ رسولؐ سید الشہدا حضرت امام عالی مقام امام حسین علیہ السلام اور شہیدان کربلا کی "محفل پرسا" فرماتے۔ سوزو سلام اور نذرانہ عقیدت پیش کرنے کا خصوصی اہتمام فرماتے۔ اس پاک محفل میں تذکرہ مصائب و مناقب۔ حماد اہل بیت رسولؐ شاعر جناب دائم اقبال دائم کا کلام بعنوان شاہنامہ کربلا پڑھا جاتا۔ آپ کے مرید خاص امام بخش نادمؔ بھی اپنا کلام بارگاہ امام عالی مقام میں پیش فرما کر ثواب دارین حاصل کرتے۔ میں اس مرید خاص شاعر کے نصیبوں پر کیوں نہ ناز کروں جس کو سید کی موجوگی میں یہ اعزاز نصیب رہا ہو وہ واقعی امام بخش ہے۔ جس کو یہ بخشش مل جائے اسے اور کیا درکار ہے۔ آپؒ مُوتُوْ قَبلَ اَنْتَ مُوتُوْ کا درس دیتے۔ آپ فرماتے اگر خوف و غم سے آزاد ہونا ہے تو آؤ فقیر کی زندگی کو بغور دیکھو اتباع رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور عشق الٰہی میں گم دونوں جہانوں میں سرخرو ہیں۔ اس دار فانی سے ہاتھ نکال لینا ہی حیات ابدی ہے۔

اَلَا اِنَّ اولیاء اللّٰہِ لا خوف" علیھم ولَا ھم یحزنون O

یہ دعویٰ قرآن جس کے منکرین یا منحرفین اپنا انجام خود ہی سوچ سکتے ہیں۔ آپؒ فرقہ پرستی کی قید سے آزاد مسلک فقر، فلسفہ وحدت

Marfat.com

الوجود کے نقیب ہیں اور یہی قرآنی تعلیمات کا مخزن ہے۔ آپؒ کی زبان مبارک سے یہی کلمات ادا ہوتے کہ میرا مذہب اسلام ہے جو اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ مذہب ہے اور میں آل محمدؐ کا ایک ادنیٰ حب دار ہوں اور حدیث نبویؐ بیان فرماتے۔

مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ محمد مَاتَ شَهِيْدًا

جو شخص بھی آل محمدؐ کی محبت دل میں لئے ہوئے مرا ایسا شخص شہادت کی موت مرا۔

آپؒ صلح جو دلالت کے ساتھ تعمیری انسانیت کے داعی تھے۔ اکثر فرماتے کہ مذہب انسان کا ہے حیوان کا کوئی مذہب نہیں ہے۔ انسان کیلئے لازم ہے کہ وہ اپنی پہچان کرے۔ جب وہ خود کو پہچان لے گا تو اسے اپنے حقیقی معبود کا تعارف خود بخود ہو جایا کرتا ہے یہی مذہب کا محور ہے۔

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَهٗ عَرَفَ رَبَّه

جس نے اپنے نفس پر عرفان حاصل کیا اس کو ربّ کا عرفان نصیب ہوا۔

بزرگان دین کے نقش قدم پر چلنا آپ کی تلقین میں شامل تھا۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ، حضرت شاہ عبد الطیف بریؒ امام حضرت فرید الدین گنج شکرؒ، حضرت علی احمد صابرؒ، حضرت شاہ شمس تبریزؒ، حضرت سخی سرورؒ، حضرت سخی شہباز قلندرؒ، حضرت داتا گنج بخش ہجویریؒ، حضرت سید جلال الدین بخاریؒ، حضرت سلطان باہوؒ، حضرت

Marfat.com

سید وارث شاہؒ، حضرت سید بلھے شاہؒ، حضرت سید پیر مکی شاہؒ، حضرت جیئے شاہ نورانی، حضرت عبد اللہ شاہ غازیؒ، حضرت بی بی پاکدامناں سلام اللہ علیہا اور دیگر ان گنت مزاروں پر حاضری کیلئے جاتے اور روحانی فیض حاصل کرتے اور فرماتے کہ یہی صراط مستقیم ہے اور یہی اصل تعلیم دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے جو امن پیار و محبت کا پیغام ہے دوسری تمام راہیں شیطانیت اور دنیاوی بھول بھلیوں کا دائرہ ہیں جس پر چل کر منزل نجات کا حصول ناممکن ہے۔ ایک سچے مومن کی یہ پہچان ہے کہ وہ موت سے ہرگز خوفزدہ نہیں ہوتا بلکہ موت کو ہر وقت اپنے قریب محسوس کرتا ہے۔

غنیمت جان لو مل بیٹھنے کی

جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے

کا درس کے ساتھ ہمسفر رہتا ہے۔ آپؒ بھی موت کو ہر وقت اپنے قریب محسوس کرتے اور یاد رکھتے۔

فرماتے موت صرف اور صرف انتقال ہستی موہوم ہے اس کے علاوہ اس کا کوئی دوسرا معانی نہیں موت تو دراصل بقائے الٰہی کا ایک ذریعہ ہے۔

آپؒ اپنے جد نامدار حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی پاک زندگی کے متعلق فرماتے کہ امام پاکؑ جہاں بھی رہے چاہئے گھر ہو یا قید خانہ آپؑ اپنی پاک نگاہوں کے سامنے ایک قبر کھدی تیار رکھتے۔ دیکھنے والوں کو

Marfat.com

دہشت اور حیرت ہوتی تو امام علیہ السلام فرماتے میں اپنے دل میں موت کا خیال رکھنے کیلئے قبر تیار رکھتا ہوں۔

بزرگان دین سے عقیدت بعد از وصال زیادہ ہوا کرتی ہے مگر آپؒ کو یہ اعزاز حیات طیبہ میں مل گیا تھا۔ جس سے بیشمار خلق خدا فیض یاب ہوتی اور جب ان کا دامن مراد گوہر مراد سے بھر جاتا تو انتہائی عقیدت سے دربار سید میں حاضری دیتے۔

دانت درد کا واقعہ:

نام نہاد دانت درد کے چند مریض آپؒ کے دربار میں دانت درد کا بہانہ لے کر مذاق کی نیت سے آئے۔ کہنے لگے دانت درد ہے بابا جی دم فرما دیں۔ آپ نے حسب معمول پانچ کیل لئے پہلا کیل دم فرما کر جب درخت میں لگایا تو شدت درد سے وہ بہانہ خور چیخنے لگا۔ کہنے لگا بابا جی بس کر دیں میرے دانت میں کوئی درد نہیں تھا۔ ہم مذاق کرنے کی نیت سے حاضر ہوئے تھے آپ نے فرمایا۔

جیسی نیت ویسی مراد اور مسکرا دیئے۔ فرمایا اپنے رَبّ سے اس عمل کی معافی مانگو آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا۔ یوں انہوں نے سچی توبہ کی اور آئندہ ایسی حرکت نہ کرنے کا عہد کیا۔ یوں آپ کے مریدوں میں شامل ہو گئے۔

Marfat.com

کلام باھوؒ:

تکبر، ریاکاری کا عمل، اعمال صالح کی بلند و بالا عمارت میں ایسی دراڑ کی حیثیت رکھتا ہے کہ اگر اس دراڑ کو فی الفور بھرا نہ جائے تو پوری کی پوری عمارت زمین بوس تو کیا پستیوں میں دھنس جاتی ہے۔ یہ عمل اللہ کی ولایت کے پاسبانوں کو قطعی پسند نہیں۔ آپ کے دربار میں مریدوں کی محفل جمی ہوئی تھی کہ ایک شخص کی آمد ہوئی جس نے آپ سے مخاطب ہو کر کہا۔ شاہ صاحب!

علموں باجھوں فقر کماوے کافر مرے دیوانہ ہو
سے ورھیاں دی کرے عبادت اللہ کنوں بیگانہ ہو

آپ نے ان صاحب کا سوال سن کر یہ فرمایا کہ آپ نے کلام باھوؒ بغیر سمجھ کے برائے تنقید پڑھا ہے۔ کاش آپ اس کو سمجھ کر پڑھتے تو اور بات ہوتی۔ آپ کے یہ الفاظ اور ان کا فرمانا اس امر کی واضع دلیل تھی کہ اللہ والے دلوں کی باتیں بوجھ لیتے ہیں۔ آپ سرکار نے اس کے مصداق کہ لوہے کو لوہا کاٹتا ہے جواباً کلام باھوؒ کے یہ اشعار پڑھے۔ جن کو سن کر وہ شخص خاموش ہو گیا۔

Marfat.com

جواب میں فرمائے گئے اشعار یہ تھے:

جیکر دین علم وچ ہوندا سر نیزے کیوں چڑھدے ہو
اٹھارہ ہزار جو عالم آہا اوہ اگے حسینؑ دے مردے ہو
جے کردے ملاحظہ سرور عالمؐ داتاں خیمے تمبو کیوں سڑدے ہو
جے کر مندے بیعت رسولیؐ تاں پانی کیوں بند کردے ہو

چک دھیدو سے شاہدرہ آمد:

آپؒ کے بچے سلسلہ تعلیم شاہدرہ کے سکولوں میں داخل ہوئے تو بچوں کے اصرار پر آپؒ کو شاہدرہ میں مستقل رہائش اختیار کرنا پڑی۔ یوں آپ نے اسلام پورہ ماچس فیکٹری میں چک دھیدو سے ہجرت فرما کر سکونت اختیار فرمائی۔

1976ء میں اپنے اہل خانہ کی رفاقت میں اس آبادی کو ولی کامل کے مبارک قدموں کا شرف نصیب ہوا۔ یہاں آکر بھی یہ چراغ ضوفشاں اندھیروں میں روشنی تقسیم کرنے لگا۔

شمع جہاں روشن ہو پروانے نچھاور ہونے کیلئے خود بخود آجاتے ہیں سو مریدین کے قافلے یہاں پر بھی آنے شروع ہو گے اور رہتی دنیا تک یہ سلسلہ جاری وساری رہے گا۔ فارسی کے ایک شاعر نے کیا خوب کہا۔

منعم بکوہ و دشت و بیاباں غریب نیست
ہر جا کہ رفت خیمہ زد وبارگاہ ساخت

Marfat.com

کہ جن لوگوں پر اللہ کے انعامات ہوتے ہیں وہ صحرا میں ہوں۔ جنگل میں، پہاڑ پر ہوں یا ویرانوں میں غریب نہیں ہوتے وہ جہاں بھی جاتے ہیں خیمہ لگاتے ہیں اور اپنا دربار سجا لیتے ہیں۔

قبر کی جگہ کا انتخاب:

آپؒ اپنے والد گرامی کے دربار عالیہ کا نقشہ اکثر بیان فرماتے کہ دربار کے سامنے برگد کا درخت تھا وہ اس منظر کو کبھی نہیں بھولے۔ انہیں یہ منظر بیحد پسند تھا۔ اپنی حیات طیبہ میں ہی آپؒ نے اپنی آخری آرامگاہ کیلئے جگہ کا انتخاب فرمایا۔ جس کے سامنے برگد کا ایک درخت موجود ہے۔ آنے والے اس شجر سایہ دار کی ٹھنڈی چھاؤں میں بیٹھتے اور ان کی روح کو تسکین ملتی ہے۔ اس طرح باپ بیٹے کی آخری آرامگاہوں میں مماثلت کا اہتمام قدرت کاملہ نے حسب منشاء فرمادیا۔

وصال:

آپؒ اپنی حیات مبارکہ میں آخری وقت تک بیماری سے محفوظ رہے۔ آخری شب اپنے صاحبزادے سید عمران حیدر المعروف جج شاہ صاحب جن کو آپ نے اپنی مبارک زندگی میں اپنی جانشینی کا اعزاز عنایت فرمایا اور اپنی مسند پر بیٹھنے کی سعادت بخشی۔ اپنے پاس بلایا اور نصیحت آمیز لہجے میں ان سے گفتگو فرمانے لگے جو امور خدمت انسانیت، حقوق اللہ، حقوق العباد کی ترجمان تھیں۔ بعد ازاں تمام شب حسب

Marfat.com

معمول رب کائنات کے ذکر و عبادات میں مشغول رہے۔

چوبیس اکتوبر 1989ء بروز منگل جب نور سحر اندھیروں کے سینے میں اتر کر صبح نو کے طلوع ہونے کی خبر دے رہا تھا حسب معمول سیدؒ شہنشاہ نے دربار ربّ العزت میں حاضری دی۔ نماز فجر ادا کرنے کے بعد لیٹ گئے حسب معمول کلمہ طیبہ کا ورد پاک زبان کی زینت بنا ہوا تھا۔

نزاع کے وقت جاری ہو لبوں پر کلمہ طیب

اسی عالم میں پھر بیشک لبوں کا چاک سل جائے

کی دائمی آرزو جسے ربّ کائنات کی ذات مربی اپنے بندے کی زبان پر جاری کئے ہوئے تھی۔ اسی عالم میں ساڑھے چھ بجے صبح آپؒ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی اور یوں عبادت سے شروع ہونے والا سفر عبادت کے ساتھ اپنے رب ذوالجلال کے دربار میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

اِنَّ للّٰہِ و انّ اللہ الیہ راجعون ؕ

یوں یہ سراپا حسن واخلاق، انتہائی متاثر کن ہستی۔ سراپا محبت و شفقت ہر کسی کا ناز سراپا رحم و کرم اپنی زبان اور ہاتھ سے کسی کو نقصان نہ پہنچانے والا۔ محبت، وفا، مروت کا پیکر سب کو ایک ہی نظر سے دیکھنے والا ہر مذہب وملت کے افراد کا یکساں محبوب بظاہر پردہ فرما گیا۔

ولی اللہ دے مردے ناہیں کر دے پردہ پوشی

آپؒ کے پاس آنے والوں میں ہندو، سکھ عیسائی، مجذوبین، سالکین، رند، پارسا، عالم، جاہل، شعیہ، سنی سبھی شامل تھے کہ اللہ کے بندوں کا یہی

Marfat.com

شعار ہے کہ وہ فرقوں رنگ و نسل و مذہب گورے کالے عربی عجمی سے پیار نہیں کرتے بلکہ بلا تفریق سب سے معانقہ فرماتے اور تواضع بھی فرماتے اپنے ربّ کی تقلید میں اس کی مخلوق سے بھی پیار کرتے۔ ان کے دروازے کسی کیلئے مخصوص نہیں ہوتے بلکہ سب کیلئے کھلے رہتے ہیں۔

ان کا وجود بزم ہستی میں مسجد ہوتا ہے۔ جو چاہے اپنے ربّ کے گھر میں داخل ہو کر اپنی روحانی تسکین کرے۔ ان کے اندر اپنے ربّ کا کعبہ ہو جاتے ہیں۔ جن میں ہر وقت محفل ذکر و فکر جاری رہتی ہے۔ ان کی زبانیں اور نگاہیں روح و قلوب کو سیراب کرتی ہیں۔

سرکش نفوس جب ان کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں تو ان پاکوں کی نظریں ان کے اندر کے عالم کو بدل کر رکھ دیتی ہیں۔ ان کی نظروں سے دلوں میں انقلاب برپا ہو جاتے ہیں۔ طبیبان قلوب کا ہر رنگ اپنا اور اپنے رنگ میں یہ جلوہ گر ہوتے ہیں۔

ان کے رنگ فطرت کے رنگوں سے ہم آہنگ، عادات وخصائل، جزا و عطا، بند و کشا قوتِ لایَمُوتُ کے مظہر ہیں۔ بیشک اللہ کے یہ مقربین اللہ کی ہی دی ہوئی قوت سے اللہ کی مخلوق کو سیراب کرتے ہیں۔

وہ جس کے ہو جاتے ہیں وہ اپنے ان اطاعت گزار اور باوفا بندوں پر اپنے انعامات کے دروازے کھول دیتا ہے۔

جنہیں وہ تقسیم کرنے والے محبوب بندے بن جاتے ہیں۔

Marfat.com

نماز جنازہ، سید کا سفر آخرت:

آپؒ کے بوقت سحر اپنے معبود حقیقی سے ملنے کے بعد اعلان ہوتے ہی یہ خبر آپ کی خوشبو کی طرح آپؒ کے چاہنے والوں میں پھیل گئی جسے بڑے غم واندوہ کے ساتھ سنا گیا۔ جس کسی نے یہ اعلان سنا دل گرفتگی کے عالم میں اشک بار آنکھوں سے عقیدت کا اظہار کرتا ہوا ملا۔ آپؒ کی رہائش پر لوگوں کا ہجوم ہونا شروع ہو گیا۔

اس طرح فضاؤں میں بکھری ہوئی تری یادیں
جس سمت نظر اٹھی آواز تری آئی

بچے، بوڑھے، عورتیں، مرد، دور دراز، اور قرب وجوار، قصبوں، گاؤں اور شہروں کے لوگ بارگاہ سید میں اپنی اپنی عقیدتوں کے پھول لے کر پہنچنا شروع ہو گئے۔ وہ لوگ جنہوں نے جھولیاں بھریں تھیں جنہوں نے سید کی کرامات کا سنا تھا۔ جس جس کو یہ خبر پہنچی عقیدت کے پھولوں کے گجرے لئے چلا آرہا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے ایک جم غفیر اکٹھا ہو گیا۔ روتے، سسکتے مریدین فیوض وبرکات وکرامات سے سیراب ہونے ولے اشک بار آنکھوں سے سر جھکائے بیٹھے کھڑے آپؒ ہی کا ذکر کر رہے تھے۔ یوں لگا جیسے ہر کسی کا اپنا ہی کوئی ان کو چھوڑ کر آج ان کے درمیان سے جانے والا ہے۔ راقم الحروف نے یہ منظر بچشم خویش دیکھا ہے کہ وہ بندے جن کی زندگیاں اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت بن جاتی ہیں جو

Marfat.com

اطیعو اللہ واطیعو الرسول کے تابع ہو جاتے ہیں جن کا ہر عمل مخلوق خدا کیلئے وقف ہو جاتا ہے۔ جن کو اللہ اپنے بندوں کی اپنی مخلوق کی خدمت کیلئے منتخب فرماتا ہے اور وہ اس کی مخلوق کے خدمتگار بن کر اپنا اٹھنا بیٹھنا سونا جاگنا وقف کر دیتے ہیں۔ ان کا دنیا میں رہنا اور دنیا سے جانا دوسروں سے الگ اور منفرد ہوا کرتا ہے۔

کروڑوں لوگ ہیں جو زندگی سے پیار کرتے ہیں
بہت کم ہیں کہ جن سے زندگی بھی پیار کرتی ہے
جنہوں نے زندگی کو زندگی کا ناز بخشا ہو
انہی کا وقت رخصت زندگی دیدار کرتی ہے

یہی وہ لوگ ہیں جو زندگی کا حسن بن جاتے ہیں وہ زندگی کے نہیں زندگی ان کے تابع کر دی جاتی ہے۔ شام تک ہر طرف انسانوں کے سر ہی سر نظر آتے تھے۔ آپؒ کو اپنی آخری آرمگاہ تک لے جانے سے پہلے جب مساجد میں اعلان کیا گیا تو آپ کے ایک عقیدت مند نے ان جذبات کے ساتھ سید کو نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے اعلان کیا۔

مجسم پیکر الفت وہ اہل بیت کا سورج
کیا جس نے منور زندگی بھر بزم ہستی کو
وہ مخلوق خدا میں پیار و الفت بانٹنے والا
ہمیشہ الوداع کہہ کر چلا ہے میری بستی کو

آپؒ کو سفر آخرت کے لباس میں لپیٹ کر جب اپنے چاہنے والوں

Marfat.com

کے درمیان لایا گیا تو آہوں اور سسکیوں کا یہ منظر اس قدر غمزدہ اور فضاء آہ و غم کے لباس میں لپٹی ہوئی آنکھیں اور دل فرط غم سے چھلک رہے تھے اور یہ غم اپنے پرایوں کیلئے ایک ہی اہمیت کا حامل تھا۔ پرائے تھے کون؟ وہ سارے اپنے ہی تھے۔ جو اپنوں سے بھی بڑھ کر تھے۔ اس لئے کہ سیدؒ اپنی حیات دنیاوی میں سب کو اپنوں سے بڑھ کر پیار دیتے رہے اور آج محبتوں کے اس سفیر کیلئے محبتیں اور عقیدتیں نہ جانے کہاں کہاں سے سفر کر کے بارگاہ سید میں اپنے جذبات لے کر پہنچی تھیں۔

آپؒ کے چہرہ انور کے دیدار کیلئے جب آپ کو آپ کے چاہنے والوں کے درمیان رکھا گیا تو ہر آنکھ جھڑی بن گئی۔

جذبات واحساسات کا یہ ساون کھل کر برسا۔ موت بھی یہ منظر دیکھ کر محو حیرت تھی کہ اس قدر چاہتیں اور عقیدتیں وہ بھی دل گرفتہ نظر آرہی تھی۔

کل نفس ذائقة الموت

یہ اٹل فیصلہ اور حقیقت ہے یہ جام ابدی ہے جسے دنیا میں آنے والوں کو پینا پڑتا ہے لیکن کس کس نے کس ڈھب سے گزاری کس انداز سے گزاری وہ شان سلامت رہتی ہے یہ جان یہ جان زندگی تو آنی جانی اور فانی ہے مگر وہ کردار جو زندہ جاوید رہتے ہیں انہیں پیرو مرشد سید محمد شریف شاہ بخاریؒ کہتے ہیں۔

Marfat.com

آندھیوں کے دوش پر جلتا رہے
ظلمت شب میں بھی تابندہ رہے
مر نہیں سکتا کبھی مرنے کے بعد
شرط یہ ہے آدمی زندہ رہے

سید کا پر نور چہرہ انوار الٰہی کے جلوے بکھیر رہا تھا اپنے اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری میں پل پل گزرنے والی ساعتوں کا امین اور روئی کے گالوں کی طرح نرم ونازک اور پھولوں کی تقدیس ورنگت میں نہائے ہوئے گلگلوں چہرے کو دیکھ کر بے ساختہ زبانوں پر کلمہ طیبہ جاری ہو جایا کرتا۔

لوگ درود وسلام اور کلمہ طیبہ کے ورد کے ساتھ زیارت سے فیضیاب ہو رہے تھے۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر اور کلمہ شہادت کی روح پرور آوازیں فضا کو معطر کیے ہوئے تھیں۔

اس غم والم میں بھی ایک ایسی روحانیت تھی کہ جس کو بیان کرنا راقم الحروف کے بس مین نہیں۔

کوئی بھی موجد عقیدت کا پیمانہ آج تک ایجاد نہیں کر سکا کہ جس سے کسی کی چاہتوں اور عقیدتوں کو ماپ تول کر منظر عام پر لایا جاسکے۔ یہ اظہار اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان ہی اسرار ورموز کی ایک ایسی کیفیت جسے چشم فطرت ہی دیکھ سکتی ہے۔ وقت مقررہ پر جب دیدار کے پیاسے عقیدت مندوں کے درمیان سے محبوب کو محبوب کے پاس لے جانے کیلئے اٹھایا گیا تو گلوگیر آوازیں، درود وسلام کے گجروں کے ساتھ

Marfat.com

رخصتی کی تقریب وہ دیدنی منظر دے گی جو شہنشاہوں کی طرف سے شاہوں کو بوقت آمد اور بوقت استقبال ملتا ہے۔ مہمان آرہے ہوتے ہیں۔ میزبان منتظر ہوتا ہے۔

سیدزادے، سید محمد شریف شاہؒ کا جسم اطہر پھولوں کی طرح ہلکا۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ چارپائی پر پھولوں کی سز کلیاں بارگاہ رسالتؐ میں پیش ہونے جارہی ہیں۔ اللہ کے نیک اور طاہر وطیب بندوں کی ایک یہ بھی پہچان ہے۔ ایک یہ بھی پیمانہ ہے کہ ان کی چارپائی اس قدر ہلکی ہوتی ہے کہ اٹھانے والوں کو محسوس ہی نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ اس پر گناہوں کا بوجھ نہیں ہوتا اس پر اللہ اور اس کے پیارے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمتیں سفر کر رہی ہوتی ہیں اور رحمتیں پھول ہوتی ہیں اور پھول بھاری نہیں ہوتے۔ مہکتے ہیں تو اٹھانے والے چہکتے ہیں۔

جنازہ جب قبرستان پہنچا تو یہ منظر قابل دید تھا۔ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ لوگ بھاگ بھاگ کر آخری لمحات تک اس تقریب پاک میں شامل ہورہے تھے۔ نماز جنازہ کے بعد ایک انتہائی خوبصورت اور مزین سبز گنبد خضروی ولباس میں لپٹی چوبی پیٹی میں آپ کا جسم مبارک لحد میں اتارا گیا جو آپؒ نے اپنی حیات طیبہ میں ہی منتخب جگہ پر تیار کرادی تھی۔ جس کا ذکر پہلے میں کرچکا ہوں۔ درود وسلام اور کلمہ طیبہ کی رم جھم میں سید الکونینؐ کا یہ عاشق اللہ کا مقرب بندہ اللہ کے بندوں کے درمیان اپنی مہک چھوڑ کر بارگاہ ربوبیت میں پیش ہوگیا۔

Marfat.com

قَالُوْ اِنَّ لِلّٰہِ وَاِنَّ اِلَیہِ رَاجِعُوْنَ کا لباس اوڑھے اپنی آخری آرامگاہ میں مسند نشین شاہ کیلئے یہ نذرانہ عقیدت میری طرف سے بارگاہ سید میں پیش خدمت ہے۔

گر قبول افتدز ہے غرو شرف

سید عمران حید شاہ صاحب سے میری درخواست ہے کہ میرے ان جذبات کو سنگ مرمر کی سہل پر کندہ کرواکر زینت دربار شاہ فرما کر میری عقیدتوں کو زندہ وجاوید کردیں۔

ایک سورج جس سے گھر روشن ہوئے　　زیست کے دیوار و در روشن ہوئے
سوچ اور دل کے نگر روشن ہوئے　　کم نظر اہل نظر روشن ہوئے
قریہ قریہ کو بکو روشن ہوا　　گھر جو تھے تاریک تر روشن ہوئے
فیض سے آل رسولؐ ہاشمی　　تھے نہیں پھر بھی مگر روشن ہوئے
جن کی قسمت میں اندھیرے تھے نعیم　　شاہؒ کا دامن تھام کر روشن ہوئے
وہ ادھر بھی روشنی دیتے رہے　　اس طرف پہنچے ادھر روشن ہوئے

دلپذیر الفاظ کی بخشش ملی
تب قلم کی نوک پر روشن ہوئے

بتقریب چہلم شریف

29نومبر 1989ء

Marfat.com

تقسیم ہند کا واقعہ:

چونکہ آپ تقسیم ہند سے 14 سال قبل ہی چک دھید و نزد نارنگ منڈی تشریف لا چکے تھے اور مسلمانوں کے علاوہ غیر مذاہب کے لوگ بھی آپ سے بیحد عقیدت رکھتے تھے کیونکہ یہی اللہ والوں کا خاصہ ہے۔ کہ وہ بلا تفریق سب کے ہوتے ہیں اور ان کی محبت بھی بلا تفریق ہوا کرتی ہے۔ جس کا واضح ثبوت یہ واقع ہے کہ 1947ء میں جب تقسیم ہند عمل میں آئی اور پاکستان بنا تو ہر طرف کشت و خون کا بازار گرم تھا۔ ہندو اور سکھ جو آپ کے حلقہ مریدین اور عقیدت مندوں میں شامل تھے جب لوٹ مار کا بازار گرم ہوا اور ہجرت کا عمل شروع ہوا تو آپ کے سکھ عقیدت مندوں نے کہا کہ جناب ہمارا مال اسباب جسے دوسرے لوگوں نے ہی لوٹ لینا ہے ہم یہ چاہتے ہیں کہ قبل اس کے کہ ہمارے جانے کے بعد لوگ اسے لوٹ لیں۔ آپ یہ سارا مال و متاع رکھ لیں تو سید نے بلا تامل یہ فرمایا کہ یہ دنیا کا مال ہے اگر آپ اس کو ساتھ نہیں لے جا سکتے تو اس کا لٹ جانا ہی بہتر ہے۔ یہ ہمارے کام کی چیز نہیں۔

ہاں آپ اگر یہ کام کر دیں تو ہم سمجھیں گے کہ آپ نے انسانیت پر بڑا احسان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شاہ صاحب حکم فرمائیں۔ آپ نے کہا کہ آپ ہمارے آبائی گاؤں پچادھے کے سکھوں کو یہ پیغام دے دیں کہ وہاں سادات گھرانے کے سارے افراد اور دوسرے مسلمان رہائش پذیر

Marfat.com

ہیں۔ انہیں بحفاظت سرحد پار کروا دیں ان سکھوں اور غیر مسلم ارادتمندوں نے یہ عمل کر کے دکھا دیا کہ تمام مسلمانوں اور سادات گھرانے کے افراد کو بمعہ مال مویشی خود سرحد پار کرا کر چھوڑ گئے۔

یقیناً یہ شرف اللہ والوں کو ہی ملتا ہے جو شاہ صاحب سے بے پناہ محبت اور عقیدت کا ایک ایسا ٹھوس ثبوت تھا جو اپنی مثال آپ ہے۔

عرس مبارک سید:

آپؒ کا روضۂ انور اور دربار عالیہ اسلام پورہ ماچس فیکٹری ملحقہ قبرستان کے ساتھ مرجع خلائق خاص وعام ہے مریدوں کی آمد و رفت کا سلسلہ آپؒ کی حیات طیبہ کی طرح آج بھی جاری وساری ہے۔ دور دراز علاقوں سے لوگ یہاں آتے ہیں اور آپؒ کے فیوض و برکات سے مستفید ہو کر جاتے ہیں۔ سیدؒ کے دربار عالیہ پر جا کر روحانی تسکین ملتی ہے اور یہی اللہ کے بندوں کی ابدی زندگی کی گواہی ہے کہ وہ جہاں بھی ہیں۔ مخلوق خدا کیلئے باعث تسکین ہیں۔ ان کے وجود کی یہ مسلم گواہی ہے کہ بھٹکی ہوئی پریشان حال مخلوق جب ان کے پاس پہنچتی ہے تو وہ اسے تسکین قلب وراحت جان کی دولت سے نوازتے ہیں ہر سال 24 اکتوبر کو آپؒ کا عرس مبارک انتہائی دھوم دھام اور جوش عقیدت سے منایا جاتا ہے۔ دور دور شہروں سے قصبوں سے لوگوں کی کثیر تعداد اپنے مربی اور محسن پر عقیدت کے پھول نچھاور کرنے آتے ہیں۔ درود وسلام کی محافل سجائی

Marfat.com

جاتی ہیں۔

اولیائے کرام شان رسالتؐ اور اولیائے کرام کی حیات طیبہ اور ان کے فیوض و برکات کے حوالے سے مخلوق خدا کی قلبی طہارت کا سامان کرتے ہیں۔ بیشک اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُ الْقُلُوب ہی باعث تسکین قلب و نظر اور دنیاوی آخری زندگی کیلئے راہ نجات اور مسرت کا خزینہ ہے۔ جناب مولانا عنایت اللہ چشتی صابری خطیب جامع مسجد بلال بحیثیت سرپرست اعلیٰ شرکت فرماتے ہیں۔

محفل سماع کا انعقاد کیا جاتا ہے اور قوالوں کی ٹولیاں آکر شاہؒ کے در پر عقیدت کے پھول نچھاور کرتی ہیں۔

عارفانہ کلام بالخصوص پیش کیا جاتا ہے۔ فقراء درویش وسیع حلقہ مریدین جب چادر لے کر آپؒ کے دربار عالیہ میں پہنچتے ہیں تو بوقت دعا ایک ایسا روح پرور منظر ہوتا ہے جس سے دل جھوم جھوم جاتے ہیں۔ لنگر کا وسیع انتظام ہوتا ہے۔ اجتماعی دعا روحانی شخصیت اور روحانی پیشواء مولانا سید قاسم علی شیرازی صاحب کرواتے ہیں۔ جس میں اپنے دلوں کے جذبات بارگاہ سید میں پیش کئے جاتے ہیں۔ دعائیں گوہر مراد سے بار آور ہوتی ہیں اور یہ دعا کا سلسلہ انشاءاللہ تعالیٰ تا ابد جاری وساری رہے گا۔

Marfat.com

آپؒ کی تصنیف باب علی سے لئے گئے چند ارشادات:

دو روپ:- مومن صاف دل کا درست عمل والا انسان اور منافق دوغلے پن کا آدمی۔

دو علاج:- اسلام علیکم میں پہل کرنے سے تکبر ختم ہو جاتا ہے اور ہر عمل میں اللہ کی توفیق مانگنے سے ریاکاری نہیں رہتی اور خلوص لوٹ آتا ہے۔

دو نسبتیں:- باپ حیات فانی کا باعث اور مرشد حیات لافانی کا موجب۔

دو صفات:- توکل بے نیازی کا مظہر اور صبر دکھوں کا مداوا۔

دو عادات:- عاجزی انسان کو سردار بنا دیتی ہے اور تکبر انسان کو ذلیل و خوار کر دیتا ہے۔

دو محبوب:- آل رسولؐ کی محبت خدا اور رسولؐ کا ملاپ، قرآن کا قاری و عامل نفع و نجات کا مستحق۔

دو دشمن:- نفس امارہ خواہشات کا طالب اور شیطان بدی کا راستہ دکھانے والا۔

دو فرائض:- نماز پنجگانہ برائیوں سے روکتی ہے اور نماز عشق قرب الٰہی کا حصول۔

دو قطرے:- غم حسینؑ میں اشک رواں دوزخ کی آگ بجھا دے گا اور خون شہادت کا قطرہ محبت خدا میں گرنے سے قبل دیدار الٰہی کا

Marfat.com

باعث ہوتا ہے۔

دووضو:-شریعت کا وضو پانی سے کیا جاتا ہے جس سے بدن کو ظاہری نجاست سے پاک کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں اور طریقت کا وضو نفس امارہ کے لئے غسل مردنی نفس لوامہ کے لئے غسل صحت و تازگی اور روحانیت کی بالیدگی کا باعث۔

طریقت کے وضو کی ترکیب:

طہارت، شہوت کا ترک کرنا، دست شوئی، ہاتھ کا برائی سے روکنا اور نیکی کی طرف لمبا کرنا، منہ دھونا، آنکھیں نظر بد سے بند، ناک خواہشات کی بو سے بیزار، کلی، زبان کا لغویات نہ بکنا، دانتوں کا لقمہ حرام نہ چبانا، کان غیبت کی سمع خراشی سے معذور، سر کا مسح، سر کا عجز کا بوجھ اٹھنا، پاؤں کا دھونا، حق پر قدم جمانا اور ظالم کے خلاف بڑھنا۔

بس فقیر کا اس طرح کا وضو کرنا تمام عمر کا وضو ہے اور نماز عشق کا قائم کرنا قرب الٰہی کا موجب اور ولایت کا حصول ہے۔

دوالفاظ:- حق اور آج

الفاظ کی جمع بندی میں مختصر ترین حروف سے ہر دو ایسے اہم مرکبات ہیں کہ (حق) تو ہمیشہ غالب آنے والا ہے غالب آتا رہا ہے اور غالب آکر رہے گا اور (آج) جو اگر ایک کل کا گواہ ہے تو دوسرے کل کا آئینہ دار اور تیرے لئے محض فرصت کا لمحہ، اے سن! حق کا اختیار کر حق ہی پر

Marfat.com

مرمٹ۔ آج غفلت چھوڑ اٹھ اور حال دیکھ۔

اے لوگو:۔ محبت اہل بیت رسولؐ معظم ہی رسالت کا اجر ہے۔

"جھدا پنجتنؑ نال پیار نہیں اوہدے کلمے تے اعتبار نہیں"

یاد رکھو مسلمانو:۔ آل نبیؐ سے منہ موڑ کر فلاح کا تصور رکھو ایسا عبث ہے لہٰذا اس سے انکار کا کوئی رستہ نہیں ہے۔

مسلمانو:۔ قرآن کی تعلیمات پر غور کرو اور اہل بیت نبوتؐ کے اعمال سے اکتساب فیض حاصل کرتے رہو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔

یاد رہے کہ:۔ اعمال صالح بجالانے کی وصیت کرتا ہوں اور قولی عبادات میں نماز افضل ترین عمل ہے اور درود کے بغیر نماز قبول نہ ہو گی۔ ویسے بھی درود شریف کو باوضو وظیفہ بنالو انشاء اللہ تعالیٰ تمہیں سعادت دارین نصیب ہو گی۔

لوگو:۔ یاد رکھو ہمارا پیارا دین ہمیں احسان کا درس دیتا ہے اور اسی میں ہی خیر و برکت ہے۔

Marfat.com

پنجتن پاکؑ

امام بخش نادمؔ

یا اللہ توں واحد احد حي و قیوم سداوندا
اپنے نور تھیں جدا پنجتنؑ نوں بناوندا
آدم نوں پتہ ناں خود آپ دساوندا
منکر ایہناں دا پھر شیطان سداوندا

....

در پنجاںؑ دے جھک آسرا غیر بناویں ناں
دامن پنجاںؑ دا نپ ایویں ردیا جاویں ناں
ایناں پنجاںؑ وچہ نور اللہ پاک دا
خاطر پنجاںؑ دی پیدا ہویا کارخانہ لولاک دا
حاسد پنجاںؑ دا وانگ کیتاں جھاک دا
منہ پنجاںؑ توں یار پرتاویں ناں
در پنجاںؑ دے جھک آسرا غیر بناویں ناں
دامن پنجاں دا نپ ایویں ردیا جاویں ناں
منبع فیض دا پنج نشان ای
خاطر ایہناں دی آیا قرآن ای
درود ایہناں تے پڑھدا رحمان ای
ایویں بھل وچہ پئے جاویں ناں

Marfat.com

در پنجاںؑ دے جھک آسرا غیر بناویں ناں
دامن پنجاںؑ دا نپ ایویں ردیا جاویں ناں
جیہڑے پنجاںؑ دے ہوئے قریب ای
ویکھیا کیویں حرؓ دے جاگے نصیب ای
ہویا مقرب خاص اوہ رب مجیب ای
بوہے غیر دے توں جاویں ناں
در پنجاںؑ دے جھک آسرا غیر بناویں ناں
دامن پنجاںؑ دا نپ ایویں ردیا جاویں ناں
کالے رنگ دا حبشی بلالؓ سی
نال لگیاں ہو گیا اوہ لعل سی
ملیا اونہوں رتبہ وڈا کمال سی
ایویں ترانہ غیر دا گاویں ناں
در پنجاںؑ دے جھک آسرا غیر بناویں ناں
دامن پنجاںؑ دا نپ ایویں ردیا جاویں ناں
ایتھے اوتھے ہین حامی گیر پنجےؑ
اساں گنہگاراں دے دستگیر پنجےؑ
ہر مومن دے ہین امیر پنجےؑ
بھل جان عذاب نوں پاویں ناں
در پنجاںؑ دے جھک آسرا غیر بناویں ناں

Marfat.com

دامن پنجاںؑ دا نپ ایویں ردیا جاویں ناں
پنجاںؑ بناں مشکل آسان نائیں
نوکر پنجاںؑ دا بن نقصان نائیں
نال عقل توں سوچ نادان نائیں
پیر پٹھے پاسے چاویں ناں
در پنجاںؑ دے جھک آسرا غیر بناویں ناں
دامن پنجاںؑ دا نپ ایویں ردیا جاویں ناں
نعت نبیؐ دی ہر دم کہہ ایمانی
علیؑ علیؑ ورد کریا کر دلوں جانی
ذکر زاہراؑ دا ناں بھلے زبانی
ہرگز شبرؑ و شبیرؑ بھلاویں ناں
در پنجاںؑ دے جھک آسرا غیر بناویں ناں
دامن پنجاںؑ دا نپ ایویں ردیا جاویں ناں
باجھ پنجاںؑ دے نادم نئیں رہائی بیشک
ڈوب گئے جنہاں دے نئیں ملاحی بیشک
رب اونہاں دا تے ایہہ اوہدے فدائی بیشک
منکر ہو جاویئے جاویں باں
در پنجاںؑ دے جھک آسرا غیر بناویں ناں
دامن پنجاںؑ دا نپ ایویں ردیا جاویں ناں

Marfat.com

چوداں معصومؑ

صدقہ حسنینؑ دا یا نبیؐ جی دان کر
وڈی مشکل پئی یا علیؑ آسان کر
صلوٰۃ آکھاں میں نبیؐ مقبول نوں
نالے مرتضٰیؑ سنے آل رسولؐ نوں
بس ایہوئی یاد ہے ایس مجہول نوں
بوہڑو مدد یا شاہ مردان کر
صدقہ حسنینؑ دا یا نبیؐ جی دان کر
وڈی مشکل پئی یا علیؑ آسان کر
درود اکھاں بی بی پاک بتولؑ نوں
توں شان پچھ فضہؓ عاشق ملول نوں
کربل شام پھری آفرین وفا اصول نوں
ایہو جئی محبت آساں نوں دان کر
صدقہ حسنینؑ دا یا نبیؐ جی دان کر
وڈی مشکل پئی یا علیؑ آسان کر
سوراں میں علیؑ ہنوں متقیاں دے امام نے
نظر وچ جنہاں دی مسکین تمام نے
مٹھے دلاں نوں دیندے تسکین دا جام نے

Marfat.com

میرے ڈبے ستارے نوں عیاں کر
صدقہ حسنینؑ دا یا نبیؐ جی دان کر
وڈی مشکل پئی یا علیؑ آسان کر
شاہ حسنؑ نوں آکھاں جو لعل ہے بتولؑ دا
بینتی میری نوں اوہ کدوں قبول دا
جدی پیشہ جہدا سخاوت اصول دا
ناں پرتاوٗ خالی شاہا پشیمان کر
صدقہ حسنینؑ دا یا نبیؐ جی دان کر
وڈی مشکل پئی یا علیؑ آسان کر
عرض سنیو میری شہیدؑ اں دے بادشاہ
اج پورا کرو ضرور میرا مدعا
بحق سید الثقلینؑ منوں میری التجا
جھولی اڈ کھلا بھچھیا نشان کر
صدقہ حسنینؑ دا یا نبیؐ جی دان کر
وڈی مشکل پئی یا علیؑ آسان کر
مولا زین العابدینؑ میری وگڑی بناوٗ
کر کے کرم مینوں ظلم توں بچاوٗ
سن لئو غریب دی جھولی وچہ پاوٗ
میرے سینے وچ روشن نور عرفان کر

Marfat.com

صدقہ حسنینؑ دا یا نبیؐ جی دان کر
وڈی مشکل پئی یا علیؑ آسان کر
حاضر ہو یا امام باقرؑ دے دربار وچہ
رستہ وکھاؤ منزل معرفت اسرار وچہ
دتی دھائی حضرت تیری سرکار وچہ
عاصی دی مدد جھب آن کر
صدقہ حسنینؑ دا یا نبیؐ جی دان کر
وڈی مشکل پئی یا علیؑ آسان کر
یاد کراں صادق آل محمد جعفرؑ پیر نوں
خالی ناں درتوں پرتاوے کسے فقیر نوں
جھولیاں بھر بھر دیوے ہر دلگیر نوں
خیر پا دے سک دربار جان کر
صدقہ حسنینؑ دا یا نبیؐ جی دان کر
وڈی مشکل پئی یا علیؑ آسان کر
یا حضرت موسیٰ کاظمؑ کاظمین دے والی
آساں رکھ کے آیا بوہے تیرے سوالی
مشکل کیہہ اے میری مشکل جے ٹالی
شاد کرو مینوں سخیا احسان کر
صدقہ حسنینؑ دا یا نبیؐ جی دان کر

Marfat.com

وڈی مشکل پئی یا علیؑ آسان کر
بوہے کھلا میں جناب علی رضاؑ دے
وڈے فیض نے جہدی جد آبا دے
مطلب پورے کر دے ہر گدا دے
مہر میرے تے میرے سلطان کر
صدقہ حسنینؑ دا یا نبیؐ جی دان کر
وڈی مشکل پئی یا علیؑ آسان کر
یا امام تقیؑ توں سخی سخیاں دا جایا
چیر پندھ مصیبتاں در تے آیا
بوہا تیرا حضرت میں آن کھڑکایا
صدقہ نانےؐ دا کجھ بیان کر
صدقہ حسنینؑ دا یا نبیؐ جی دان کر
وڈی مشکل پئی یا علیؑ آسان کر
امام علی نقیؑ نوں دم دم دھاؤ ناں
اجڑیاں خانیاں وچہ سرکار نظراں پاؤ ناں
بوٹے توحید نوں پانی اثبات دا لاؤ ناں
روشن سینے وچ نور ایمان کر
صدقہ حسنینؓ دا یا نبیؐ جی دان کر
وڈی مشکل پئی یا علیؑ آسان کر

Marfat.com

جھولی اڈ کھلا بوہے عسکریؑ امام دے
کاج سدھ کر دیو ایس ناکام دے
شیراں قدم چمے تیرے غلام دے
میرے سرکش نفس نوں بندیوان کر
صدقہ حسنینؑ دا یا نبیؐ جی دان کر
وڈی مشکل پئی یا علیؑ آسان کر
واسطہ پا آکھاں مہدیؑ سلطان نوں
حضرت شاد کرو ایس ناتوان نوں
صدقہ دا دے دا دیہو مینوں نادان نوں
نظر کرم طفیل شیر یزدان کر
صدقہ حسنینؑ دا یا نبیؐ جی دان کر
وڈی مشکل پئی یا علیؑ آسان کر
سید شریف شاہؒ میرا ہادی سلطان
رہبر ملیا ہوئی منزل آسان
نادم سدا توں مینوں ایہناں تے مان
یا حضرتؒ میرے ول دھیان کر
صدقہ حسنینؑ دا یا نبیؐ جی دان کر
وڈی مُشکل پئی یا علیؑ آسان کر

Marfat.com

علیؑ دا بوہا

گلاں توں بہت کرنا ایں کریا کر کوئی سچ دی گل
جے ہے تیرے پلے کجھ سجنا دس میریاں اوکڑاں دا حل
آ پیر شریف شاہؒ نے میری حیرانی وچ مینوں دسیا
نجف دی گلی وچ چل علیؑ دا بوہا جا کے مل

....

ایویں پیاناں توں سجنا ٹکراں کھا
جے کجھ لینا توں بوہے علیؑ دے جا
لقب علیؑ دا وجہ اللہ اے
کیا نبیؐ نے ید اللہ اے
رب کیا ایہہ اسد اللہ اے
جھگی ایسے بوہے تے پا
ایویں پیاناں توں سجنا ٹکراں کھا
جے کجھ لینا توں بوہے علیؑ دے جا
ملک عرش دے فیض پاوندے
گیت وجہ اللہ دے گاوندے

Marfat.com

نت چکر نجف دے لاوندے
کیوں بیٹھا ایں ڈھیری ڈھا
ایویں پیاناں توں سجنا ٹکراں کھا
جے کجھ لینا توں بوہے علیؑ دے جا

جھتوں عرشی خیر منگدے
کیوں فرشی پئے سگندے
ناں بیٹھا پی پیالے بھنگ دے
ہن تو علیؑ علیؑ کر دا جا
ایویں پیاناں توں سجنا ٹکراں کھا
جے کجھ لینا توں بوہے علیؑ دے جا

دس کدوں کسے نوں موڑ دے
آپ فاقے کٹن سوالی نوں بوہڑ دے
توں بوہے ڈھٹے نے ہور دے
توں اِک واری تے جا
ایویں پیاناں توں سجنا ٹکراں کھا
جے کجھ لینا توں بوہے علیؑ دے جا

Marfat.com

سوال روٹی قطار بخش دا
ڈٹھا جے حوصلہ کسے شخص دا
شاہ ناں سنیاں روم جبش دا
ایدا وکھرا سجناں ورتا
ایویں پیاناں توں سجنا ٹکراں کھا
جے کجھ لینا توں بوہے علیؑ دے جا
جدوں فتح خیبر نہیئں ہوندا
آخر نبیؐ ویر اپنا بلدوندا
بوہڑ و یا علیؑ ایہہ نبیؐ فرماوندا
علیؑ پہنچیا جھب سن صدا
ایویں پیاناں توں سجنا ٹکراں کھا
جے کجھ لینا توں بوہے علیؑ دے جا
جگوں وکھری علیؑ دی شان اے
کوٹ کفر دے آیا ڈھان اے
ناں ہویا کوئی ایسا سلطان اے
جس ہر شئے واری راہ خدا

Marfat.com

ایویں پیاناں توں سجنا ٹکراں کھا
جے کجھ لینا توں بوہے علیؑ دے جا
عیباں دا ماریا شاہا دوا دے
صدقہ حسنینؑ دا خیر مینوں پا دے
جوڑے مبارک دی مٹی مینوں چادے
بحر گناہاں تھیں بیڑی نبھے لا
ایویں پیاناں توں سجنا ٹکراں کھا
جے کجھ لینا توں بوہے علیؑ دے جا
تک بوہا آیا فیض تیرا جاری
نظر کرم تھیں ہو جاوے دور بیماری
مینوں گھیریا درد اندی سخت دشواری
حضرت سنو عرض بخشو شفا
ایویں پیاناں توں سجنا ٹکراں کھا
جے کجھ لینا توں بوہے علیؑ دے جا
اوکھی بنی وچ شاہا پکاریا
کریں مدد میری نبیؐ دیا پیاریا

Marfat.com

ہر پاسیوں اج میں ہاریا
بس میری ہے ایہو التجا
ایویں پیاناں توں سجنا ٹکراں کھا
جے کجھ لینا توں بوہے علیؑ دے جا
میرے گناہاں دی تاثیر بدل دے
علمؑ دار دا صدقہ تقدیر بدل دے
میری مشکل دی تصویر بدل دے
مہاری دی زنجیر دا مینوں بڑا چا
ایویں پیاناں توں سجنا ٹکراں کھا
جے کجھ لینا توں بوہے علیؑ دے جا
صدقہ شام دے مہاری دا
مولا تینوں آکھا پا ترلا
موہنیا میرا ہن کم بنا
دیویں اجڑی دی جھوک وسا
ایویں پیاناں توں سجنا ٹکراں کھا
جے کجھ لینا توں بوہے علیؑ دے جا

Marfat.com

سن شہرہ تیرا دامن کھلاریا
پا دے خیر چھیتی راج دلاریا
کیئاں لکھاں نوں اگے تاریا
قیدوں کر دیو ہند رہا
ایویں پیاناں توں سجنا ٹکراں کھا
جے کجھ لینا توں بوہے علیؑ دے جا
دھم مچی تہاڈی زمانے دے وچ
کمی ناں کوئی خزانے دے وچ
کرو نظر کرم میرے آشیانے دے وچ
ہو جاوے میرا حل مسئلہ
ایویں پیاناں توں سجنا ٹکراں کھا
جے کجھ لینا توں بوہے علیؑ دے جا
یا حضرتؑ مینوں حاسداں گھیریا
ظلم دیاں جابر قاصداں گھیریا
کبر ہنکار دیاں فاسداں گھیریا
للہ مدد یا علیؑ شیر خدا

Marfat.com

ایویں پیاناں توں سجنا ٹکراں کھا
جے کجھ لینا توں بوہے علیؑ دے جا
جنہاں سخیا منگیا تیرا دوارا اے
انہاں دا خیریں ہوندا گزارا اے
پھیلایا ناں کدی ہتھ دوبارا اے
ایناں چھڈیا شاہا رجھا
ایویں پیاناں توں سجنا ٹکراں کھا
جے کجھ لینا توں بوہے علیؑ دے جا
کسے نوں مالک ہند بنایا اے
کسے دا لقب باھوؒ ٹھہرایا اے
کسے نوں خیر قلندریؒ پایا اے
جگ وچ تیری دھم دھما
ایویں پیاناں توں سجنا ٹکراں کھا
جے کجھ لینا توں بوہے علیؑ دے جا
جے ڈبی آ بیڑی تے ویہلا ناں بہو
علیؑ علیؑ ہر دم پکار دا رہو

Marfat.com

منتظر کرم سرکار دا رہو
کر وظیفہ یا مشکل کشاء
ایویں پیاناں توں سجنا ٹکراں کھا
جے کجھ لینا توں بوہے علیؑ دے جا
یا علیؑ سنوں نادمؔ نہنگ دی
تسیں اوٹ ہو ایس ملنگ دی
نہیں طاقت نفس نال جنگ دی
بیٹھا میں تیرے بوہے آ
ایویں پیاناں توں سجنا ٹکراں کھا
جے کجھ لینا توں بوہے علیؑ دے جا

Marfat.com

نام کتاب : سوانح حیات

حضرت سید محمد شریف شاہ بخاری

مصنف : ملک محمد دلپزیر نعیم

کمپوزر : پروفشنل پرنٹرز

طباعت عرفان افضل پرنٹرز

تعداد : 500

قیمت : فی ______

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سالانہ عُرس مُبارک

انعقاد ۲۴ اکتوبر

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سالانہ عرس مبارک

انعقاد ۲۴ اکتوبر

Marfat.com